از عدالتِ عظمیٰ[1]

تاریخ فیصلہ: 22 جنوری 1958

راجہ گنگا پرتاپ سنگھ

بنام

الہ آباد بینک لمیٹڈ، لکھنؤ

(ایس آر داس چیف جسٹس وینکٹارامائر، بی پی سنہا، جے ایل کپور اور اے کے سرکار جسٹس صاحبان)

قانون کا، آئینی جواز—کیا یہ آئین کی تشریح کا سوال ہے—شدت، اگر جواز کے سوال کا فیصلہ کرنے سے پہلے غور کیا جانا چاہیے—عدالت کی ذمہ واری—مجموعہ ضابطہ دیوانی (V، سال 1908)، دفعہ 113 فقرہ—آئین ہند، آرٹیکل 228۔

مدعا علیہ، جو ایک شیڈول بینک ہے، نے اپیل کنندہ پر رہن کے تحت رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ اپیل کنندہ نے اترپردیش زمیندار ڈیبٹ رڈکشن ایکٹ، 1953 کے تحت قرض میں کمی کا دعوی کیا، شیڈول بینک کی وجہ سے پیشگی یا قرض کو ایکٹ میں دی گئی "قرض" کی تعریف سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ اس تعریف میں جہاں تک کچھ قرضوں کو خارج کیا گیا ہے، آئین کے آرٹیکل 14 کو مجروح کیا گیا ہے کیونکہ اس نے قرض دہندگان کے کئی طبقات کے درمیان من مانی فرق کیا ہے۔ اپیل کنندہ نے مجموع ضابطہ دیوانی کی دفعہ 113 کے فقرہ کے تحت عدالت میں درخواست دائر کی جس میں درخواست کی گئی کہ تعریف کے متنازعہ حصے کی صداقت کے بارے میں عدالت عالیہ کی رائے کے لیے ایک مقدمہ بیان کیا جائے، عدالت نے درخواست کو مسترد کر دیا، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں نظر ثانی کی درخواست کی اور تعریف کی صداقت کے سوال کے فیصلے کے لیے کیس کو واپس لینے کے لیے آئین کے آرٹیکل 228 کے تحت بھی درخواست دی۔ عدالت عالیہ نے درخواستوں کو مسترد کر دیا، نچلی عدالتوں نے فیصلہ دیا کہ تعریف کے متنازعہ حصے کی صداقت کے بارے میں سوال کے دونوں نقطہ نظر میں، اپیل کنندہ کو اس دادرسائی کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا جو اس نے مانگا تھا، کیونکہ تعریف کا وہ حصہ باقی حصوں سے الگ نہیں تھا اور پوری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تعریف کو خارج کرنا پڑے گا اور اس لیے کیس کو نمٹانے کے لیے اس سوال کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں تھا:

قرار پایا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھایا گیا سوال ضابطے کے فقرہ 113 اور آئین کے آرٹیکل 228 دونوں کے تحت آتا ہے۔ یہ سوال کہ آیا تعریف کا اعتراض شدہ حصہ آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے، آئین کی تشریح کے حوالے سے ایک سوال تھا اور اس سوال کا فیصلہ پہلے ہونا چاہیے، علیحدگی کا سوال اس سوال کے طے ہونے اور اعتراض شدہ حصے کو غلط قرار دینے کے بعد ہی پیدا ہو سکتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 357-1957 سے۔

28 فروری 1956 کے الہ آباد عدالت عالیہ (لکھنؤ بنچ) کے متفرق کیس نمبر 4، سال 1955 اور دیوانی ترمیم نمبر 189، سال 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، جو سول جج، سیتا پور کے 6 اگست 1950 کے حکم سے مقدمہ نمبر 16، سال 1953 میں پیدا ہوا۔

ودیا ساگر، اپیل کنندہ کے لیے۔

اقبال احمد، ایس این اینڈلی اور رامیشور ناتھ، مدعا علیہ کی طرف سے۔

22,1958 جنوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ جسٹس سرکار نے دیا۔

مدعا علیہ، جو ایک شیڈول شدہ بینک ہے، نے اپیل کنندہ پر سول جج، اتر پردیش کے سیتا پور کی عدالت میں رہن کے ایک دستاویز کے تحت واجب الادا رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ اپیل کنندہ نے کئی الزامات پر مقدمے کا مقابلہ کیا جن میں سے ایک یہ تھا کہ وہ اتر پردیش زمیندار ڈیبٹ رڈکشن ایکٹ (یو پی XV، سال 1953) کے تحت راحت کا حقدار تھا جس نے قرض پر قابل وصولی رقم کو کم کر دیا جیسا کہ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اب ایکٹ میں قرض کی تعریف ان شرائط میں کی گئی تھی:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

2(f): "قرض سے مراد نقد یا کسی قسم کی پیشگی رقم ہے اور اس میں کوئی بھی ایسا لین دین شامل ہے جو بنیادی طور پر قرض ہے لیکن اس میں جولائی 1952 کے پہلے دن یا اس کے بعد کی گئی پیشگی رقم یا اس کی وجہ سے واجب الادا قرض شامل نہیں ہے۔

(i) کسی بھی مرکزی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت؛

(ii) ایک مقامی اتھارٹی؛

(iii) شیڈول شدہ بینک؛

(iv) ایک کوآپریٹو سوسائٹی؛ اور

(v) صرف خیراتی یا مذہبی مقصد کے لیے وقف، ٹرسٹ یا عطیہ۔

(vi) ایک شخص، جہاں عدالت بابت نابالغان کی جائداد نے اس کی طرف سے کسی نابالغ کو قرض پیش کیا تھا۔

چونکہ مدعاعلیہ ایک شیڈول بینک تھا اس لیے اپیل کنندہ کی طرف سے اس کی وجہ سے قرض اس تعریف کے تحت قرض نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں، اس قرض کے سلسلے میں ایکٹ کے تحت اپیل کنندہ کو کوئی راحت دستیاب نہیں ہوگا۔ تاہم، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ جہاں تک اس میں کچھ قرضوں کو خارج کیا گیا ہے، اس تعریف نے آئین کے آرٹیکل 14 کو اتنا ہی مجروح کیا ہے جتنا کہ اس نے قرض دہندگان کے کئی طبقات کے درمیان من مانی فرق کیا ہے اور خارج شدہ قرض دہندگان کو قانون کے مساوی تحفظ سے انکار کیا ہے اور اس لیے تعریف کا وہ حصہ جس میں کچھ قرضوں کو خارج کیا گیا ہے وہ غلط تھا اور اسے ختم کر دیا جانا چاہیے اور باقی تعریف کو عملی طور پر چھوڑ دیا جانا چاہیے۔ اگر اپیل کنندہ دلیل جائز تھی، تو تعریف کو مندرجہ ذیل طریقے سے چلنا ہوگا:

"قرض سے مراد نقد یا سکے میں پیشگی رقم ہے اور اس میں کوئی بھی لین دین شامل ہے جو بنیادی طور پر قرض ہے، اور اس کے بعد مدعاعلیہ کو اپیل کنندہ کی طرف سے واجب الادا قرض بھی شامل ہوگا۔ اگر یہ درست موقف تھا، تو اپیل کنندہ ایکٹ کے ذریعے دی گئی تمام راحتوں کا حقدار رہوگا۔"

اس لیے اس دفاع نے ایکٹ میں کسی شق کے جواز پر سوال اٹھایا۔ لہذا اپیل کنندہ نے سول جج، سیتاپور کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 113 کے فقرہ کے تحت ایک درخواست دی جس میں اس سے کہا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گیا کہ وہ الہ آباد میں عدالت عالیہ کی رائے کے لیے ایک مقدمہ بیان کرے جس کے ماتحت وہ تعریف کے متنازعہ حصے کی نااہلی کے بارے میں تھا۔ یہ فقرہ ان شرائط میں ہے:

بشرطیکہ جہاں عدالت اس بات سے مطمئن ہو کہ اس کے سامنے زیر التواء کسی معاملے میں کسی ایکٹ، آرڈیننس یا ریگولیشن یا کسی ایکٹ، آرڈیننس یا ریگولیشن میں موجود کسی شق کے جواز کے بارے میں کوئی سوال شامل ہے، جس کا تعین کیس کو نمٹانے کے لیے ضروری ہے، اور اس کی رائے ہے کہ ایسا ایکٹ، آرڈیننس، ریگولیشن یا التزام غلط یا غیر فعال ہے، لیکن اس طرح کا اعلان عدالت عالیہ کے ذریعے نہیں کیا گیا ہے جس کے ماتحت وہ عدالت ہے یا عدالت عظمیٰ کے ذریعے، عدالت اپنی رائے اور اس کی وجوہات بیان کرتے ہوئے ایک کیس بیان کرے گی، اور اسے عدالت عالیہ کی رائے کے لیے بھیجے گی۔ فاضل سول جج نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ تعریف کا اعتراض شدہ حصہ آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے کیونکہ اس نے قرض دہندگان کے کئی طبقات کے درمیان من مانی فرق کیا ہے اور اس لیے یہ غلط ہے، لیکن اس نے مؤقف اختیار کیا کہ اس معاملے کو نمٹانے کے لیے اس طرح کے نااہل ہونے کے سوال کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں تھا کیونکہ اگر اس کا فیصلہ اپیل کنندہ کے حق میں بھی کیا گیا تو نتیجہ ایکٹ سے پوری تعریف کو خارج کرنا ہوگا کیونکہ خلاف ورزی کرنے والا حصہ باقی حصوں سے الگ نہیں تھا اور اس لیے اپیل کنندہ کو کسی بھی صورت میں ایکٹ کے تحفظ کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا۔ معاملے کے اس تناظر میں انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 113 کا فقرہ لاگو نہیں ہوتی اور اس کے تحت درخواست کو مسترد کر دیا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ نے فاضل سول جج کے حکم پر نظر ثانی کے لیے الہ آباد کی عدالت عالیہ میں درخواست دی۔ اسی دوران انہوں نے آئین کے آرٹیکل 228 کے تحت عدالت عالیہ میں ایک اور درخواست دائر کی۔ یہ مضمون ان اصطلاحات میں ہے:

اگر عدالت عالیہ مطمئن ہو کہ اس کے ماتحت عدالت میں زیر التواء کیس میں اس آئین کی تشریح کے بارے میں قانون کا ایک ٹھوس سوال شامل ہے جس کا تعین کیس کو نمٹانے کے لیے ضروری ہے۔ یہ مقدمہ واپس لے گا اور –

(a) یا تو خود ہی مقدمہ نمٹائیں، یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

(b) قانون کے مذکورہ سوال کا تعین کریں اور اس عدالت کو جس سے مقدمہ اس طرح واپس لیا گیا ہے، اس طرح کے سوال پر اپنے فیصلے کی ایک نقل کے ساتھ واپس کریں، اور مذکورہ عدالت اس کی وصولی کے بعد اس فیصلے کے مطابق کیس کو نمٹانے کے لیے پیش قدمی کرے گی۔

مؤخر الذکر درخواست میں اپیل کنندہ نے استدعا کی کہ عدالت عالیہ معاملے کو واپس لینے اور یا تو اسے خود ہی نمٹانے پر راضی ہو سکتی ہے، یا ایکٹ میں قرض کی تعریف کے جواز کے سوال کا تعین کر سکتی ہے اور اس طرح کے عزم کے مطابق حتمی نمٹارے کے لیے کیس کو سول جج سیتاپور کی عدالت میں واپس کر سکتی ہے۔

عدالت عالیہ نے دونوں درخواستوں کو ایک فیصلے سے نمٹا دیا۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ آئینی اصول کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے جو واضح تھا، یعنی کہ ہر شہری قوانین کے مساوی تحفظ کا حقدار ہے اور یہ کہ کوئی بھی قانون سازی جو اس اصول کی خلاف ورزی کرتی ہے، اس حد تک کالعدم ہے، اور یہ کہ واحد تنازعہ یہ تھا کہ آیا ایکٹ میں "قرض" کی تعریف کا متنازعہ حصہ باقی حصوں سے الگ تھا اور یہ آئین کی کسی شق کی تشریح کا سوال نہیں تھا بلکہ خود ایکٹ کی تعمیر میں سے ایک تھا۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ اگرچہ آئین کی تشریح کا کوئی سوال پیدا ہوتا ہے، اس معاملے کو نمٹانے کے لیے اس سوال کا تعین ضروری نہیں ہے۔ معاملے کے اس تناظر میں عدالت عالیہ نے آرٹیکل 228 کے تحت نظر ثانی کی درخواست کو بھی مسترد کر دیا۔ اس فیصلے سے موجودہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھایا گیا سوال ضابطے کے فقرہ 113 کے ساتھ ساتھ آئین کے آرٹیکل 228 کے تحت آتا ہے۔ ضابطے کی دفعہ 113 فقرہ کے ذریعے زیر غور سوال کسی ایکٹ کے جواز یا اس میں موجود شق کے بارے میں ہے جبکہ آئین کے آرٹیکل 228 میں آئین کی تشریح کے حوالے سے ایک سوال ہے۔ اب موجودہ معاملے میں جو سوال اٹھایا گیا ہے وہ زمینداری ڈیبٹ رڈکشن ایکٹ میں ایک شق کے جواز کے بارے میں ہے۔ تاہم، یہ سوال آئین کی تشریح کے بارے میں بھی ایک سوال ہے، کیونکہ اس شق کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا ہے کہ یہ آئین کے ایک آرٹیکل کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

اس اپیل میں جو بات واقعی پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آیا ایکٹ میں قرض کی تعریف کے کسی حصے کی صداقت کے سوال کا فیصلہ کرنا کیس کے نمٹارے کے لیے ضروری ہے یا نہیں۔ ضابطے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 113 یا آئین کے آرٹیکل 228 کے فقرہ کے تحت کیے جانے والے حکم کے لیے ضروری دیگر تمام شرائط موجود ہیں اور اس حوالے سے کوئی سنگین تنازعہ نہیں ہے۔اس لیے ہمارے لیے ان شرائط پر بحث کرنا ضروری نہیں ہے۔

نچلی عدالتوں نے فیصلہ دیا کہ قرض کی تعریف کے متنازعہ حصے کی صداقت کے سوال کے پیش نظر، اپیل کنندہ اس علاج کے بغیر ہو گا جو اس نے مانگا تھا، کیونکہ تعریف کا وہ حصہ باقی حصوں سے الگ نہیں تھا، اور اس لیے کیس کو نمٹانے کے لیے اس سوال کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں تھا۔ہم اس نظریے سے متفق نہیں ہو سکتے۔تعریف کی صداقت کا سوال جہاں تک کہ اس میں کچھ قرضوں کو خارج کر دیا گیا تھا جو اپیل کنندہ نے اٹھائے تھے اور زور دیا تھا، اس کا فیصلہ عدالت کو کرنا تھا۔اس سوال کے فیصلے کے بغیر کیس کو نمٹا نہیں جا سکتا تھا۔یہ حقیقت کہ عدالت کے خیال میں تعریف کا اعتراض شدہ حصہ باقی حصوں سے الگ نہیں تھا اور اس لیے اعتراض شدہ حصے کی صداقت کے بارے میں سوال کے کسی بھی نقطہ نظر میں، اپیل کنندہ کو کوئی راحت نہیں ملے گی، حیثیت کو تبدیل نہیں کیا۔تعریف کے اعتراض شدہ حصے کو باقی حصوں سے الگ کرنے کے بارے میں سوال صرف اس وقت پیدا ہو گا جب یہ فیصلہ کیا گیا ہو کہ اعتراض شدہ حصہ غلط ہے اور اس لیے یہ کہنے کے قابل ہو کہ تعریف کا اعتراض شدہ حصہ باقی حصوں سے الگ نہیں تھا، پہلے یہ ماننا تھا کہ وہ حصہ غلط تھا۔یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ چونکہ اعتراض شدہ حصہ باقی حصوں سے علیحدہ نہیں تھا اس لیے کیس کو نمٹانے کے لیے ضروری نہیں تھا کہ وہ اعتراض شدہ حصے کی صداقت کے سوال کا فیصلہ کرے۔لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ مقدمے کو نمٹانے کے لیے تعریف کے متنازعہ حصے کی صداقت کے سوال کا فیصلہ کرنا ضروری ہے۔

اس لیے اس اپیل کو منظور کیا جاتا ہے۔عدالت عالیہ کیس واپس لے لے گی اور یا تو اسے خود ہی نمٹائے گی یا زمیندار ڈیبٹ رڈکشن ایکٹ قرض کی تعریف کے جواز کے سوال کا تعین کرے گی اور سوال کے تعین کے مطابق نمٹانے کے لیے کیس سول جج سیتا پور کو واپس کر دے گی۔اپیل کنندہ کو اس اپیل میں اخراجات ملے گی۔

اپیل کو منظور کیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document